السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے یہاں راولپنڈی کی مرکزی مسجد میں مدینہ یونیورسٹی کے ایک فاضل عالم دین ہیں وہ فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا اہتمام ضرور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں لوگوں کو آہستہ آہستہ قریب لانے کیلیئے کرلیتا ہوں ۔ اس بارے میں شرعی وضاحت فرمائیں کہ یہ اجتماعی دُعا جو فرضوں کے بعد مانگی جاتی ہے اس کا کیا ثبوت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اجتماعی دُعا جو فرضوں کے بعد کی جاتی ہے ، اس کا پابندی سے اہتمام کرنا بدعت ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کوئی ثبوت نہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں دس سال پانچوں نمازیں پڑھائیں ۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کثیر تعداد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھیں مگر ان میں سے کسی ایک نے بھی اس اجتماعی دعا کا اہتمام کا ذکر نہیں کیا ۔ اس مسئلہ کے بارے میں مصنف ابنِ ابی شیبہ سے یہ روایت پیش کی جاتی ہے کہ یزید عامری کہتے ہیں کہ :

((صلیت مع رسول اللہ علیہ وسلم الفجر فلما سلم انصرف ورفع یدیہ ودعا))

'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے فجر کی نماز پڑھی ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سلام پھیرا تو صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ہاتھ اٹھا کر دُعا کی '' ۔

اگرچہ اس کی سند حسن ہے مگر ابن ابی شیبہ میں " ورفع یدیہ ودعا " (ہات اٹھائے اور دعا کی) کے الفاظ نہیں ہیں ۔

یہ روایت جس طویل روایت کا اختصار ہے وہ اسی سند کے ساتھ مسند احمد ، ترمذی ، ابوداؤد ، نسائی ، دار قطنی ، مسدرک حاکم ، بیہقی ، ابن حبان ، ابن سکن مصنف عبدالرزاق موجود ہے مگر اس میں مندرجہ بالا الفاظ نہیں ہیں ۔ اسی طرح باقی روایات کا حال ہے یہی وجہ ہے کہ کبار علماء محدثین نے اسے بدعت کہا ہے چنانچہ شیخ الاسلام امام ابن تیمہ الفتاوی الکبری ۱۸۴/ ا پر ایک سائل کے جواب میں لکھتے ہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ